

مستقام

در الامان
 قلوبمان
 در امن و امان
 در امن و امان

رام سے
.....
بازی قیمت
اساتذہ گرامی اخبار کے
لی فہرست میں لکھے
کے علاوہ جو کچھ غایت
میرزا *
خجندیہ
۱۹۱۸ء

Handwritten text in Arabic script, likely a title or chapter heading, written vertically on aged paper. The text is partially obscured by a dark, irregular stain or shadow on the right side of the page.

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ووالا

سب سے ضروری اطلاع

آج کل دفتر کی مالی حالت اس قدر نازک ہے کہ ہم ہر ایک
خریدار کو علیحدہ علیحدہ بذریعہ کارڈ اطلاع نہیں
دے سکتے ہیں۔ دوستوں کا سلی ماہ دوستی کا
ختم ہے۔ ان کو یکم اگست کا پرچہ بذریعہ ری
پی ٹا فز خدمت ہو گا۔ ایسے دوستوں کے شمار
مبارک درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی دوست
کو وی پی کی دھولی میں کوئی امر مانع ہو۔ آ
ازراہ کرم وہ دوست فی الفور بذریعہ گرامی نامہ
مطالع فرمادیں۔ وی پی واپس کر کے خواہ مخواہ
دفتر کیلئے مزید زیر باری کا موجب نہ بنیں خواہ
مخواہ وی پی واپس کر کے ایک مجاہد پرچہ کو
نقصان پہنچانا۔ یقیناً سمجھیں کہ کوئی نیکی کا کام
نہیں ہے +

۲۰۳- جناب صاحب
۲۰۲- خانصاحب محمد قلی خان تحصیلدار
۲۰۱- چودہری سرور خان سٹیشن مسٹر
۲۰۰- غازی الدین یوسف بیٹہ سینئر
۱۹۹- مولوی غلام رسول پشاور
۱۹۸- چودہری نواب علی انیس کٹر پولیس کمن
۱۹۷- منٹے محمد خان ننکانہ
۱۹۵- چودہری فضل الدین نمبر دار چک ۱
۱۹۴- بابو محمد راز خان ڈیرہ اسماعیل خان

۱۹۲- میاں فضل حق کاکا خیل
۲۸۱- محمد امین فضل کریم کلکتہ
۳۰۴- ڈاکٹر محمد امین سرگودھا
۳۰۵- منشی محمد حسین سب اور سید
۳۰۶- بابو غلام محمد حسنی نوکلہا لاہور
۳۰۷- مولوی فضل الہی
۳۰۸- منشی نصیر الدین مکند پور
۳۱۱- منشی احمد الدین نائب کورٹ گجرات
۳۲۲- مرزا محمد حسن بیگ
۵۸۸- سید بلال عظیم شاہ ہید کلکتہ
۵۵۹- شیخ محبوب عالم درزی بھیرہ
۵۶۳- منشی محمد حسین پٹواری
۵۶۴- منشی عظیم اللہ گاؤں قوالو
۵۶۵- میاں نور الدین صاحب ہجک
۵۶۶- جناب ملک محمد خان صاحب محرم چوہدری
۵۶۷- عبداللہ احمدی دکاندار گریسکری
۵۶۸- منشی اللہ دتا صاحب پٹواری ہر دکان
۵۶۹- ہدایت اللہ ہید کلکتہ
۵۷۰- منشی محمد الدین محرم پونڈ چوکی
۵۷۱- ستری غلام نبی صاحب سیالکوٹ
۵۷۲- لالہ حکم چند صاحب محرم ہید کلکتہ
۵۷۳- پنڈت برہانند نتھانہ
۵۷۴- بہائی بشن سنگہ نتھانہ
۵۷۵- منشی محمد لطیف پٹواری

۵۸۰ - درویش محمد خان پیردار تنگ وال
۵۸۱ - شهباز علیخان شاه آباد
۵۸۲ - منشی غلام مرتضی مدد محرم تفتان
۵۸۳ - جناب فیروز الدین صاحب عطار
۵۸۴ - مولانا بخش دوزی جهنگ
۵۸۵ - چوهدری سرمد علیخان سبکدوش
۵۸۶ - سید نواب علی شاه بونر
۵۸۷ - چوهدری جوجو خان کبک رت اسپکر
۵۸۸ - جناب لال الدین زرگر احمدی بیگوار
۵۸۹ - مستر سچا دین کراچی
۵۹۰ - چوهدری محمد علیخان قریب عظیم ملانوالہ
۵۹۱ - منشی علی احمد پٹواری
۵۹۲ - مولوی الہ دین موضع ٹھیکریاں
۵۹۳ - قاضی امام ربانی صاحب ہمدت منشی
۵۹۴ - منشی فضل کریم کیسہ باجوہ
۵۹۵ - سیان مختور یونہ کلاں
۵۹۶ - مرزا حسین بیگ لاہور
۵۹۷ - شیخ فضل احمد صاحب کھیل کوٹہ
۵۹۸ - چوہدری عطا اللہ احمدی کیسہ باجوہ
۵۹۹ - منشی محمد سمیع کوٹہ
۶۰۰ - حاجی خیر محمد ڈیرہ اسماعیل خان
۶۰۱ - جناب ہارون حاجی احمد یار خان
۶۰۲ - محمد عظیم الدین لغیر نگر بنگال

مرزا ابو
منشی و
فخر
عبدال
مرزا و خواجہ خیل صاحبان
شیخ عبدالرحمن زوگر لاہور
منشی محمد نظیر شاہ جہاں پور
چوہدری عبدالحمید خاں پٹواری
منشی احمد الدین اپیلنولیس
چوہدری عبدالہ داد خاں منبر دار محلانوالہ
مبارک علی واٹوں
محمد نظیر خاں ہمیر پور
منشی محمد امین لورالائی
بابو اصغر علی صاحب لال پور
خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب
منشی نظام الدین صاحب لوریوالہ
محمد الطاف خان صاحب تڑاب
جناب فضل الرحمن نوشہرہ
چوہدری عبدالحمید سب سیکرٹیشنر
محمد رفیق انسپکٹر پولیس
سید صادق حسین ڈاؤد
شیخ علی اکبر منگو
جناب عطاء اللہ خاں رائے
سلطان رحمت اللہ خاں گھوڑی

(شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے تادیان میگزین سیریں میں چہرہ پر شیخ محمد یوسف کیلئے شائع ہوا)

ۛ لاد کی اعانت کیلئے پیرائے میں حضرت اقدس کی خاص سفارش ملاحظہ فرماویں ۛ

ہیں۔ پرکاش جیسے کٹر گریہ اخبار اپنے ۹ مئی ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں یہ لکھا کہ اخبار اور قادیان کے ایڈیٹر مہدی سے اپنے اخبار میں سکھ مذہب کو اسلام کی ایک شاخ بیان کر رہے ہیں۔ اور باوا مالک صاحب کو ایک رسالہ اتفاقاً موصول ثابت کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی مللا کر سکھ صاحبان کو مباحثہ کرنیکی دعوت بھی دیکھے ہیں۔ مگر کسی نے ان کے چیلنج کو منظور نہیں کیا۔ خالصہ کیمپ میں کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے جو ایڈیٹر نور سے مباحثہ کر سکے۔ آریوں کا دوسرا اخبار جو اس سے بھی زیادہ قصب میں بڑا ہوا ہے۔ آریہ گزٹ اسے اپریل ۱۹۱۶ء میں لکنا پڑا کہ نور یہ کہہ رہا ہے کہ سکھ مذہب کا بانی اسلام کا پیرو تھا۔ اس کے ثبوت میں وہ بہت کچھ لکھ چکا ہے۔ مگر سکھ بانیوں نے اسکا کوئی جواب نہیں دیا۔ جس سے دیکھ کر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ نور باری نے کیا۔

جن لوگوں کو سکھوں کے ساتھ خاکسار ایڈیٹر نور کے مباحثات سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہیں اس امر کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ سکھ دوست خاکسار کے دلائل کے سامنے زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتے۔

آریوں کے متعلق میں ایک کئی سختی محسوس کر رہا تھا۔ وہ یہ کہ آریوں سے مباحثہ کرنے ہندی کا اتنا ضروری ہے میں غرض سے اس کی محسوس کر رہا تھا۔ مگر پچھلے دنوں نظام نہیں ہوتا تھا۔ پچھلے دنوں تو کل سے آریوں نے خود ہی ہندی کا پڑھنا شروع کر دیا۔ اور چھپتی ماہ کے اندر اندر خدا کے فضل سے اس قدر سہارت پیدا کر لی کہ اب میں ان کی ہندی کتب کو بے تکلف پڑھ سکتا ہوں۔ اگرچہ انہیں کوئی ہندت پڑانے کیلئے رکھی تو وہ کہیں سال میں جا کر اس قدر سکھلاتا اور اسے کم از کم چھ ماہ ہمارے اخبار میں چھپا دیتی۔ ہندی جاننے سے پہلے ہی خدا کے فضل سے آریوں کے مقابلہ میں ہندو فتح اور نصرت ہی نصیب ہوتی رہی۔ مگر ہندی جاننے کے بعد آریوں سے مباحثہ کے لئے خدا نے جو ایک جدت دیدی ہے۔ ذرا اسکا لطف آپ شیخ عبدالحق صاحب مہری اور مولوی قطب الدین صاحب پوچھئے جنہیں خاکسار کے مباحثات سننے کا اتفاق ہوا۔ پانچ چھ سال کی بات ہے۔ کہ کرم پر منظور محمد صاحب نے مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آریوں اور احمدیوں کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور آپ احمدی کی طرف سے آریوں سے لڑ رہے ہیں ساتھ ساتھ مگر جی ہوتی گویاں آپ کے کانوں کے پاس سے گزر رہی ہیں۔

مگر آپ بروں کسی گہرا ہٹ کے اطمینان قلب اور تسلی کے ساتھ آریوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور آپ کے چہرے پر قطعاً کوئی گہرا ہٹ کی علامت نہیں پائی جاتی۔ سو دوستو دیکھ لو کہ اس بزرگ اور صوفی نقیض کا خواب ہر مباحثہ میں پورا ہوتا ہے۔

مگر انہیں ہے تو ان لوگوں پر جن کے سامنے کام کرنے والے باندہ کرنیوالے برابر ہیں۔ اور نور جیسے مجاہد پرچہ کے لئے کسی ان کے دلیلیں بہتری کا خیال پیدا نہیں ہوا۔ اور انہوں نے ہمیشہ کے سیر بہابی اور کئے سیر کھاجا کے اصول کو مد نظر رکھا ہے۔ اور قادیان کی یہ مشہور ضرب المثل انکو زیادہ محبوب رہی ہے۔

مگر میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ اگر اس وقت آپ نے نور جیسے مجاہد پرچہ کی اعانت کے لئے ہاتھ نہ بڑایا۔ تو بیشک نور آپ کی بے قدری سے بند ہو جائیگا۔ گو اس وقت آپ غمناک نہ کریں۔ مگر وہ وقت آئے گا کہ جب آپ آریوں اور سکھوں کے حملات کو دیکھیں گے مگر آپ کو ایک ہندی شاعر کا یہ مقولہ پڑھتے ہوئے سردھنا پڑے گا۔

اگلے دن پانچ بجے گئے ہرے کیوں بیت
اب بھٹانے ہوت گیا جیساں چنگ کی گیت

ابھی وقت ہے۔ اور آپ ایک مجاہد پرچہ کو بجا پہنچے ہیں تو بھالیں۔ ضرورت ہے کہ حضرت میر خاں شاہ صاحب جالندھری کی تحریز کے مطابق ہر ایک ذی مقتدر دوست نور کی اعانت میں فی الفور غلہ روپیہ دے اور جو نہیں دے سکتے وہ فی الفور نور کی اشاعت بڑھانے کی طرف گہری توجہ اور سعی بلیغ کو کام میں لائیں اگر اب ہی آپ نے توجہ نہ کی تو پھر آپ جانیں اور آپ کا کام ہم نے نیک و بد آپ کو سمجھا دیا۔

برسر سولان بلالغ باشد وین

KHILAFAT MOVEMENT

شذرات

شذرتہ دنوں بمبئی کی شذرتہ دنوں کی پابندیوں کا نفرنس میں بہت سے کو دور کر کے شمس ریزہ لیونش چیش اور پش کے لئے تھے۔ جن میں سب سے اہم اور ضروری ریزہ لیونش

یہ پاس ہوا تھا کہ چونکہ ذات پات کی پابندیوں سے قومی ترقی کی راہ میں بہت سی روکاؤ ہیں۔ اور ابھی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ذات پات کی پابندیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس ریزہ لیونش کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر کیمپ نے کہا کہ کسی ہندو کو خواہ وہ کسی ذات سے تعلق رکھتا ہو کسی ہندو میں داخل ہوئے نہیں دیکھا جائے اس ریزہ لیونش کے متعلق جمعہ ریش نے اپنی رائے کا بدیں الفاظ اظہار کیا ہے۔

پنجاب کے ہندوؤں میں ذات پات کی پابندیاں ایسی سخت نہیں جیسی بنوبی ہند میں ہیں۔ پچھلے دنوں لکنا پڑا کہ اس جگہ پہلے جمعہ کو بتلادینا مناسب خیال کر رہے ہیں۔ کہ پنجاب کے ہندوؤں میں ذات پات کی پابندیاں نہ ہوتے کا باعث گورو صاحبان کی تعلیم ہے۔ یہ سب گورو صاحبان کی تعلیم کا ہی اثر ہے کہ پنجاب میں ذات پات کی پابندیاں ایسی سخت نہیں جتنی کہ جنوبی ہند میں یا صوبہ بہت متحد ہیں۔ صوبہ جات متحد ہیں ذات پات کی پابندیاں بہت سخت ہیں۔ یہاں تک کہ وہاں ایک ہندو دوسرے ہندو کے ہاتھ کا پانی پینا اور ہرم سمجھتا ہے۔ نہایت غمناک مقام ہے۔ کہ وہ سکھ جنہوں نے پنجاب میں ذات پات کے بندھنوں کو ہندوؤں میں بہت حد تک کم کر دیا ہے۔ وہ اب نور ذات پات کے بندھنوں میں پڑنے سے بچ رہے ہیں۔ اور انہوں نے جٹ کالفرنس۔ سردرہ کالفرنس۔ ایلوہیہ کالفرنس اور میدی وغیرہ کالفرنس بنا کر سکھ سے گرونا شروع کر دیا ہے۔ (دلائل گزٹ)

مسلمان اور دل کو یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان جگہ خود خود کے مذہب یا قوم کے نیشنلسٹ کی جگہ ہونیٹ کا ہندو بلند کیا اور جمہیت انسان اور نے اسکی امتیاز کو دور کر کے مساویہ کالفرنس لکھا اور شاہ و گرو کو ایک ہی صف میں پہلو پہلو کر دیا گیا تو وہ صرف مسلمان ہی تھے۔ جن کے مذہب کا نام تو یہ ہے۔ اگر کم عند اللہ اتفاقاً سکھ سکھ صاحبان یا اگر یہ دوستوں میں جو ذاتی امتیاز کے بر خلاف کم و بیش جوش پاپا جاتلے ہو وہ صرف اسلام کی نوزائی کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ ایک اور ایک کی تعلیم کس سے پوشیدہ ہے۔ ہمارا یہ ایک اور ایک کی طرح (ایمان) ہے۔ کہ اس قدر ہی اسلام کا بول بالا ہو گا

ہیچدر بنی نوع انسان میں ہی ہلکی مجلسی ترقی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتی ہے۔

KHULAFAT LIBRARY

نئے فیشن کی انجیر سٹیشن میں کلکتہ میں سٹرک و لہذا اور لڑکیاں کی لڑکیوں کے خلاق اور تہذیب کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ انگلستان میں آج کل کی لڑکیوں کا اخلاق بہت گرا ہوا ہے۔ وہ گلیوں میں سرکاری دفاتروں کے گالریوں اور دوکانوں میں اپنے بزرگوں کی ذرا بھی عزت نہیں کرتیں۔ اب وہ مردانہ لباس زیب تن کرتے ہوئے گلیوں میں نکلتی ہیں اور فٹ پیال کھلتی ہیں یونیورسٹی کے فوجیوں کی طرح ہر جگہ شہنشاہی پھرتی ہیں یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ وہ سن رسیدہ بزرگوں خصوصاً بوڑھے مردوں کے ساتھ نہایت بیجاکانہ سلوک کرتی ہیں۔ اگر موجودہ زمانہ کی لڑکیاں کسی بڑے شخص کو دیکھتی پاتی ہیں تو ہنسی مذاق سے آسمان سر پر اٹھاتی ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نئی تہذیب کا اثر صرف انگلستان کی لڑکیوں پر ہی ہوا ہے یا ہندوستان کی لڑکیاں بھی اس سے متاثر ہوئی ہیں؟

ہندوستان میں بھی ہندو اور مسلمان دونوں قومیں آج کل نئے فیشن کی تسلیم یافتہ لڑکیوں کے اخلاق اور تہذیب کے متعلق مشکاکی ہیں۔ اور وہ اس کوشش میں ہیں کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے ان کے اخلاق اور تہذیب میں کسی قسم کا فرق نہ آئے اس پر محضر لائل گزٹ بجا لکھتا ہے کہ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جس سے ہم اپنی لڑکیوں کو بد اخلاقی اور بد تہذیبی کے اثر سے بچا سکتے ہیں؟ تو ہم یہ بر ملا کہیں گے کہ وہ صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنی لڑکیوں کو قومی درس گاہوں میں تعلیم دلایں۔ جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی انتظام ہو۔ جب تک یہ نہ ہوگا۔ تب تک یہ شکایت برابرنہیں ہی آتی رہے گی۔

سب چیزوں کا لاہور میں گھوڑوں کی نمیندی منع کر دیا گیا ہے۔ اور ۱۲ روفی فی سب مقرر کی گئی ہے۔ اخباروں کے دوران جنگ میں بونکسی قدر گرائی ہوئی قویہ نوح ایکڑ زمین فی ایکڑ تک لکھا گیا ہے۔ اب اور بھی بڑھ کر کر رہے گھوڑوں کے لئے

ایک روپیہ چار آنہ اور دھنسی گھوڑوں کے لئے غیر فی سب مقرر ہو گئی ہے۔ فیصل بندوں سے انہیں میں جاری کیا ہے۔ کہ انہیں سے جو شخص کم اجرت پر کام کرے گا وہ برادری سے خارج کر دیا جائے گا۔ دوران جنگ میں مزدوری اور اشیاء کے نرخ بڑھ گئے ہیں مگر اخبار میں کہ باوجود خسارہ اٹھانے کے اسی قیمت پر بک رہے ہیں۔

مجموعہ اخبار عام لکھتا ہے کہ اس سال آباد سنسکرت ایم۔ اے میں ایک مسلمان طالب علم بھی کامیاب ہوا ہے۔ اس سے پہلے گوہندوں نے بارہا غریبی اور فارسی میں امتحانات پاس کئے ہیں۔ مسلمان طالب علم بھی سنسکرت میں دیکھی لیتے رہے۔ تاہم کسی مسلمان یونیورسٹی کے سنسکرت امتحان ایم۔ اے میں کامیاب ہونے کی مثال یہاں پہلی ہے۔ انور۔ اب سوال یہ ہے کہ اخبار عام کے نزدیک سنسکرت ایک پور تو دیا ہے۔ اور ایک مسلمان کے بڑھاپے سے یہ دیا ہوشت ہوگی۔ لہذا اب کسی سناہنی کو سنسکرت نہیں پڑی چاہیے۔ جس طرح کہ سناہنی پادری جی خانہ پر کسی سناہنی کا قدم نہ اٹھے۔ وہ باورچی خانہ سناہنی بھائیوں کے کھڑک بہرشت ہو جاتا ہے اور کئی سناہنی اس کہانے کو چھوڑنا بھی پسند نہیں کرتا۔ اب ہم متظر ہیں کہ سناہنی دوستوں کی طرف سے سنسکرت کا باہی کاٹ کب شروع ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کے پڑھنے سے سنسکرت کا بہرشت ہو جاتا تو اظہر من الشمس ہے۔

۶۲ بچوں کی مال ٹٹ ٹٹ لکھتا ہے۔ کہ ولایت میں گریوٹیا نامی ایک عورت ہے۔ جس کے ۱۲ بچے زندہ ہیں۔ پہلے سال اس کے ہاں ایک لڑکی ہوئی۔ دوسرے سال اس نے ۶ لڑکے جنے۔ تیسرے سال ۵ فرزند اور چوتھے چوتھے سال میں ۱۰ اور پانچویں سال ۱۲ بچے ایک ہی چھوٹے میں آئے۔ اور اسی طرح سلسلہ جاری رہا جسے اگر ۶۶ بچے ہو گئے۔ جو زندہ ہیں۔

فیون چھڑا کر لاہور میں لاہور کے جاتلن لوگ فیون چھڑا کر بک رہے ہیں۔ جلد ہی سنسکرت میں بارہ دن کوٹ کر گھبراہٹ اسنے ورت کی بناں تھی کہ فیون چھڑا کر بک رہے ہیں۔ اور ان کی تیار ہو کر آئیں پھر

اس کا آٹھواں حصہ چاروں کے بعد کم کرتے ہوئے چھوڑ دیں۔ اور گاہے گاہے ایک مہینہ تک کھا لیا کریں۔

آریہ سبھا کا بجٹ ایڈیٹر کاش لکھتا ہے کہ وید پرچار کا ۱۹۲۴ء ۱۲۳۴ روپیہ کا بجٹ منظور ہوا۔ گویا ان دونوں کا بجٹ ۱۸۹۵ء ۱۸۹۵ روپیہ کا تھا۔ لیکن رام میو ریل فنڈ وغیرہ کا بجٹ اس سے الگ تھا۔ گویا آریہ پر ترقی دینا چاہا۔ جس کے ممبر اس مہینہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھ گئے۔ وید پرچار فنڈ میں نئی بات یہ تھی کہ جہاں سبھا نے ایک ہزار روپیہ پیش روپے کیچوت ادکار کے کام کیلئے سوکار کیا وہاں تین ہزار روپیہ ایک آریہ سبھا کیلئے منظور کیا۔ آریہ پرشوں کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اخیر حیثیت سمجھنا ایک سبھا کا کل سرمایہ ۹۵۵۵۵ روپیہ ہے۔ اب باقی تھا وید پرچار فنڈ کا سرمایہ پچھلے پانچ سالوں میں بڑھ کر ایک لاکھ ۲۴ سے ۲۴ ہزار ہو گیا ہے۔

غور کرو کہ جاری سرمایہ رقم کس طرح خوش سے اپنے مذہب کی اشاعت میں لکھ رہے ہے۔ اس کے اندازہ لگا لو کہ ہمیں کس قدر گرم جوشی سے کام کرنیکی ضرورت ہے۔

کاغذ کا سوگر جنگ سے پہلے برمنی اور آسٹریا کو ہر سال کاغذ کا سوگر ۹۰ لاکھ روپیہ کا جوت جاتا تھا۔ جب جنگ کیوجہ سے دشمن ملک میں جوت کی درآمد بند ہو گئی تو جرمنی کو اس کا کوئی اور مقام پیدا کرینی فکر دامند ہوئی تاکہ جوت کے کارخانے بند نہ ہو جائیں۔ آخر کار وہاں کاغذ سے سوت تیار ہونا شروع ہوا۔ روئی کاٹنے والے آلات کی نسبت جوت کاٹنے والے آلات کہلاتے یہ نعت زیادہ میوزوں ثابت ہوئی۔

حال میں کاغذ سے بنے ہوئے سوت کے ٹوٹے برطانیہ میں وصول ہوئے ہیں۔ روئی جوت اور لٹن وغیرہ کی گرانی کیوجہ سے سوت بنانے کیلئے کاغذ کا بہت استعمال ہونے لگا ہے۔ ۱۹۱۸ء کے اخیر پر جرمنی میں ۵۵ ہزار آدمی اس صنعت پر لگے ہوئے تھے۔ اور ہر روز ۲۰ لاکھ ۲۰ ہزار یونٹ کاغذ کا سوت تیار ہوتا تھا لیکن عہدگی کے لحاظ سے یہ سب ایسا نہیں کہ عام شو کا مقابہ کر سکے۔

پرکاش کا الزام اپنے ایڈیٹر کاش لکھتا ہے۔ جون کے اخبار میں لکھتے ہیں ہمارے سرشن بہائی آریہ پتر کا جو کہ سابق ایڈیٹر آریہ پتر کا ہے ہمارے اس الزام کی جبر ترقی دینا چاہیے جو کہ وہ جبر ایڈیٹر ہیں ایک

سب سے پہلے ستیا رتھ پر کاش اور کلیات آریہ سماج پر مبنی چاہیے

بھی مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ بچے رکھ کر نظر اپنی

کوئی ان سے نہیں کہتا کہ نہ بھگوان عیاں ہو کر

ہم فقہاء پسند نہیں کرتے تھے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ ملک میں نسبتاً امن کی زیادہ ضرورت تھی کوئی ایسا شخص پیدا ہو جو مذہبی دنیا میں مل جل کر امور جاری کرے اور ایسے شخص اور جدوجہد سے زیادہ جو شیئہ بڑھنے اور غلبہ اور احادیث کے وادھب الاحرام بانی کے متعلق نہایت ہی سخت اور دلدار مضامین لکھ کر ہمارے مضمین کو بکریزہ ویزہ کر دیا ہے اور اسکی ایسی بری حرکات اور شرمناک تحریروں نے نہ مقابل میں ہی آگوش یا اعلیٰ ایسی پیدا کر دیا ہے کسی ہنگام میں اور کا اندازہ لگانے کیلئے کہ ہم مسلمانوں کے دلوں کو کس طرح کند چھری سے پیرا ہوا لگا رہے اور ہمارے بزرگان کو ہم جتنے ہمارا مبارک شکر ادا کر رہے ہیں اور عزت و اکرام کی وجہ سے ہمارے دل پر جو بڑی آگوش پڑی ہے اور حضرت علیؑ کے ائمہ علیہ السلام فراموشی جتنی شوکت و بڑی کا یہ عالم ہے کہ آج بھی ہمارے بڑے شہسوار آپ کا اسم مبارک منکر تحت سے سے استغاثہ ہیں۔ مگر اسے آریہ سماج سواری دیا تھا اور بدست لکھا ہے کہ اپنی تصانیف ستیا رتھ پر کاش اور کلیات آریہ سماج میں ایسی سخت ترین دشنام دی اور خوش گلائی سے کام لیا ہے۔ جنکو بڑھ کر سنگر اور توڑ دیا ایک بڑا کام مسلمان کے بھڑخون میں بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ہم بطور نمونہ ہشتے از خروار نقل کفر کفر بنا شد ستیا رتھ اور کلیات سے کچھ اقتباسات صحیح ذیل کرتے ہیں:-

بہشت لکھرام کے کارنامے کلیات مسافر کے صفحہ ۴۷۶ سے لے کر ہیں۔ جسکی صرف ایک صفحہ کی در افتشانی درج ذیل ہے:-

(۱) خدا کا یہ فرمان تھا کہ میں مرزا کا ساتھی نہیں ہو گا مگر شیطان نے

(۲) اب صاحب قادیانی کے وجود سے حق آویگا اور باطل جاوے گا۔

(۳) مرزا نے بڑے شہوت جو کر ایک جوان خوبصورت عورت اور شادی کی ہے شبانہ روز کی دہک پھیل سے وہ حاضر ہو گئی ہے۔

اب مقابلہ کر کے نیکوں بالافصاف کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ گندری گالیاں ہیں یا نہیں۔ پھر دیکھو اب گورنمنٹ عالیہ کا عادلانہ فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد نمونہ کے طور پر وہ گالیاں جو ہمارے خدا اور رسول اور معزز بزرگوں کو ہماری طرف سے کسی قسم کی چیر چھاڑ کے بغیر سب سے پہلے ہمارے سماج نے شائع کی ہیں درج ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ کاش کا چور و چور مسلمانوں میں جس میں خدا کی نسبت لکھا ہے کہ یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنیت کا کام نہیں کسی کے دل پر ہر گنا کسی کی بیاری بڑا نا۔ اور فراموشی خدا کی کتاب پر اتمام کہ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مولوی نے

فخر میں اٹھا جواب دینا کہ انہوں نے مسافر اگر کسی مضمون پر کاش کر لینا نام شائع نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ہی مضمون کو دوبارہ شائع کیا ہے۔ اس کے انہیں چور نہیں کہا جاسکتا۔ ہم ہمارے مسلمانوں کی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آریہ پتر کا میں مسافر اگر وہ جو مضمون انہوں نے نقل کیا۔ وہ ان کا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے ہی بولت مضمون کو اپنے ہی کہہ دیا۔ ہمارے مال کے حق میں یہ آپ نے جواب کیوں دیا آپ نے جواب تو یہ دیا کہ اگر شہادت کر دیا جائے کہ مضمون پر ہمارے اور نقل شدہ ہی تو ہم معافی مانگ لیں گے۔ یہ دونوں باتیں ثابت ہو چکیں۔ اس کے آپ کو معافی مانگنی چاہیے مضمون چاہے آپ کا ہی ہو لیکن یہ تو سب سے پہلے کہ یہ پتر آپ کا ہے۔ اور نقل شدہ ہی۔ دوسرا سوال یہ کہ آپ نے کہا کہ میں الفاظ میں تبدیلی کیوں کی اور پھر آپ نے چھاپک کو یہ کیوں نہیں چھاپا کہ یہ مضمون آپ کے چاہے حاصل ہو لکھا تھا۔ اور اب آپ نے مسافر اگر وہ سے نقل کر رہے ہیں اس کسی نے اس کے مضمون آریہ پتر کا میں کے شہید نہیں پڑے۔ اس سے یہ خیال لازمی طور پر ہوا ہو گا کہ یہ مضمون آپ کا ہے۔ حالانکہ امر و تقریر یہ کہ یہ مضمون چار سال کا پرانا اور نقل شدہ ہے۔ کیا ایسی صورت میں معاف دینا کا الزام آپ پر ناید نہیں ہوتا۔

آریہ پتر کا کا جواب جس مضمون کی آریہ پتر کا کا لالہ رادھ کاشن آریہ پتر کا کاش کے ہمارے مسلمانوں کو لڑا شروع کر دیا ہے۔ اور مسافر آریہ کے کالموں میں شائع ہوا تھا۔ وہ ہمارے مسلمانوں کا اپنا مضمون ہے۔ اور اگر وہ ہم سے مضمون کو آریہ پتر کا میں شائع ہونے کے لئے بھیج دیتے تو ہم مجھے ہیں۔ انکو ایسا کرنا چاہتا ہی حاصل تھا۔ اور ان پر کوئی الزام نہیں آسکتا تھا۔ لیکن ان کے ہر دو مضامین میں جو کہ مسافر اور آریہ پتر کا میں شائع ہوئے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور وہ بالکل الگ الگ مضامین ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مسافر اگر وہ کے مضمون کا کچھ حصہ پتر کا کے لئے مضمون میں لفظی تبدیلی کے بعد ضرور جو ہے۔ لیکن ایسا تو ہر ایک مضمون نویس یا مصنف کرتا رہتا ہے۔ کہ اپنے خیالات کو مختلف کتب یا مضامین میں پیش کرے۔ آریہ سماج کے بانی مہر شنی سواری دیا شدہ مسرتی نے خود ایسا کیا۔ اور انہوں نے ریگ ویدی بھاشا جو ماکا اور ستیا رتھ پر کاش میں اکثر مقامات پر ایک ہی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔

کمال لالہ رادھ کاشن سواری جی ہمارے سماج کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ان کے خلاف ایسا شرمناک الزام لگا سکتا ہے۔ اگر نہیں تو ہمارے مسلمانوں کو اپنے خیالات دو دفعہ پیش کرنے پر کیوں کشتنی اور گردن زدنی قرار دیا جاتا ہے۔ اور ان کے خلاف آریہ پتر کا کے اندر نفرت اور جھڑپ کا جذبہ پیدا کر کے کشتی کھلے ہوئے ہے۔

KHULAFAT LIBRARY

یہ مضمون مسلمانوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونے چاہئے والی باتیں لکھی ہیں۔ اس میں مسلمانوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونے چاہئے والی باتیں لکھی ہیں۔ اس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونے چاہئے والی باتیں لکھی ہیں۔

یہ مضمون مسلمانوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونے چاہئے والی باتیں لکھی ہیں۔ اس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونے چاہئے والی باتیں لکھی ہیں۔ اس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے ساتھ ہونے چاہئے والی باتیں لکھی ہیں۔

فریاد صاحب ستیارتھ پر کاش ضبط ہونا چاہیے یا درمہین؟

کسی غیر ملک کے بادشاہ کے ماتحت نہ رہنے کیلئے پارتھنا

پارک سست وید و دیانے لئے یدی ادیل سے سدیو ہم کو پشٹ اور بی یکت کر ہے۔ ہمارا ج اور بلج ہر برہمن کھنڈر ہے چوہری راج کے لئے چوہے دیوئے تین دنیہ پر اکرم اور بل ادو تم گن یکت کو پاس سے ہم لوگوں کو سہادت پشٹ گراہر رش و سی راج ہمارے دیش میں کہی ہوں تمام لوگ پر ہمیں کہی ہوں آریہ بھے ونی نمبر ۳۱ صفحہ ۲۶۶۔ اردو ترجمہ:- "لے بادشاہوں کے بادشاہ پر ہمیں! غیر ملک کے رہنے والے ہمارے کسی بادشاہ ہوں۔ اور ہم لوگ کسی غیر قوم کے بادشاہ کے ماتحت نہ ہوں۔"

ایڈیٹر کا نوٹ:- ان مذکورہ بالا مرادھناؤں میں جگہ تی بلج اور دولت اور اس کے سکھوں کے ہو گئے کا جو معراج کیا گیا ہے۔ اور راجہ اور دولت کو جنگ کے ذریعہ حاصل کر کے کی جہاں ہے وہ خاص توجہ کے لائق ہے۔ اور پھر آخری پارٹھنا میں کسی غیر ملک کے بادشاہ کے ماتحت نہ رہنے اور کسی بادشاہت کے بچے سے آزاد ہو جانے کی جس خواہش کا ذکر ہے۔ اور بھی زیادہ غور طلب ہے۔

بیشیوں کے پاؤں کے نیچے رسی

راجاؤں کا روندنا جانا

ہلے پر بادشاہ کے درودھ سے ایندیشیوں کے راجہ کرتے کی تو تھای کیا کہنی۔ کنتو آریہ ورت میں بھی آریوں کا اکھنڈ سوئتر۔ ایندین زبیرے راجہ اس کے سے نہیں ہے جو کچھ ہے سو بھی بیشیوں کے بادشاہت ہو رہا ہے۔ ہندی ستیارتھ پر کاش دوم صفحہ ۲۶۶) اردو ترجمہ:- اب برہمنی اور آریوں کی کسی غفلت اور آپس کے نفاق سے صرف ہی نہیں کہ اور ملکوں میں انکارا ج نہیں ہے بلکہ انڈیا میں بھی آریوں کی پوری پوری خود مختار رہے ردک اور پچوف حکومت نہیں ہے۔ اور جو کچھ ہے بھی وہ بھی بیشیوں کے تحت میں ہے۔ ایڈیٹر کا نوٹ:- سدیویشی بلج کی غرض سے شک بہت اچھی ہے۔ مگر کیا یہ سچ نہیں کہ سدیویشی راج اب تک بھی انڈیا میں جہاں جہاں موجود ہے۔ وہ بدیشی راج کے قبل میں نہایت گراہو اور گھٹیا ہے۔ اور ہمارے بیشیوں میں ابھی تک اپنے اندر ان خلاق اور استقامت خاص

خوبیوں کو نہیں کھتے۔ کہ جو انگریزوں میں ہیں۔ اور جگہ وہ اپنے برہمنیادرجہ کے حکمران ہیں۔ مگر جو نہ صرف ہمارے لئے بڑے ملک کو بلکہ اس کے ساتھ کثرت ستر اور ملکوں کی ایک عظیم انسان اور انسانی تاریخ میں لاتانی بادشاہت سمجھانے کے قابل ہیں۔

بیشیوں کے راج سے آریوں کو دکھ اور انداس کے سوا اور کچھ بھی حال نہیں ہو سکتا

پریشی سوریویش میں دیو مار وراجہ کریں۔ تو نیا در در یہ اور دکھ کے دوسرا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ (ہندی ستیارتھ پر کاش طبع دوم صفحہ ۲۶۶) اردو ترجمہ:- جب اس دیش کے باشندے صرف اپنے ہی دیش میں کاروبار کرتے ہوں۔ اور بدیشی لوگ اس ملک میں آکر نہ صرف تجارت بلکہ راج بھی کرتے ہوں۔ تو پھر اس ملک کے آدمیوں کو سوائے افلاس اور دکھ کے اور کیا نصیب ہو سکتا ہے۔

ایڈیٹر کا نوٹ:- مذکورہ بالا اقتباس میں سوامی دیانند صاحب اپنے پیروؤں کو اس بات کی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ غیر ملک کے راج سے اس ملک میں سوائے دکھ اور انداس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ ہم اسپر اور کچھ کھنا ٹھیک نہیں سمجھتے۔ ناظرین خود اندازہ لگائیں کہ سوامی دیانند کی تعلیم کیسی ہے۔

گورکھشا کے نام سے غیر ملک کے رہنے والوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا کام

آری پشوں نہیں مارے جاتے تھے۔ بھی آریہ ورت و ایندیشیوں میں بڑے آند میں منش آری پرانی ورستے تھے۔ کیونکہ درودھ گھی۔ بیل آری پشوں کی بہوتانی ہوئے سے ان میں پیشک برپا ہوتے تھے۔ جب بدیشی مانسا آری اس دیش میں آئے گئے تو آری پشوں کے مارنے والے دیہ پانی راج اور ہکاری ہوئے۔ جسے کرم شاد آریوں کے دکھ کی بڑھتی ہوئی جاتی ہے۔

ستیارٹھ پر کاش ہندی طبع دوم صفحہ ۲۶۶) اردو ترجمہ:- دیکھو جب (وینا میں) آریوں کا راجہ تھا تب یہ سب گائے وغیرہ نہایت مفید جانور تو نہیں مارے جاتے تھے۔ اسی سبب آریہ ورت اور دنیا کے اور ملکوں میں انسانا وغیرہ جاندار بہت آرام اور آسائش سے رہتے تھے۔ کیونکہ

دودھ۔ گھی۔ بیل وغیرہ چوپائوں کی بہتات ہوتے کی وجہ سے کھائے پئے کی چیزیں حسب دلخواہ میسر آتی تھیں۔ مگر جب گھوڑوں وغیرہ کے مارنے والے گوشت خور اور شراب نوش بیشیوں نے اس ملک پر حکومت حاصل کی ہے تب سے آہستہ آہستہ آریوں کا دکھ بڑھتا جا رہا ہے۔

گوشت خوروں کے خلاف نفرت پھیلانے کا کام۔

منشوں کی ہتیا کرنے والے جانے گا۔ (ہندی ستیارتھ پر کاش طبع دوم صفحہ ۲۶۶) اردو ترجمہ:- ان حیوانوں کے ماریوں کو سب انسانوں کا مارنے والا سمجھنا چاہیے۔

ایڈیٹر کا نوٹ:- اس تحریر کے ذریعہ سوامی دیانند اپنے پیروؤں کو صاف صاف الفاظ میں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ تم ان لوگوں کو جو اس ملک میں اپنے کھانے کیلئے حیوانوں کو فوج کرتے ہیں۔ انسانوں کا خون کرنیوالے سمجھو۔

قتل کرنا تک تعلیم

سوامی دیانند کا کلام:- یہ لکھ چکے ہیں کہ آریہ نام دارک بدوان اور آہت پرشوں کا اور ان سے پیریت جنون کا نام دیوار تھا۔

ڈاکو دشت ادلمک اور ابدوان ہے۔ (ہندی ستیارتھ پر کاش طبع دوم صفحہ ۲۶۵) اردو ترجمہ:- بیسیا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ آریہ نام دارک عالم اہم راستہ زوں کا ہے۔ اور ان کے برکس جو لوگ ہیں ان کا نام ڈاکو بد فعال ادلمک اور جاہل ہے۔

دشت پرشوں کے مارنے میں جیسا کہ پاپ نہیں ہوتا چاہیے۔ پر سدھ مارے جاتے۔ اپر سدھ کیونکہ گرو دی گرو دھ سے مارنا جاو کر دھ گرو دھ کی لڑائی ہے۔

اردو ترجمہ:- دشت پرشوں کے مارنے میں قاتل کو گناہ نہیں ہوتا۔ خور وہ انہیں کھلا قتل کر ڈالے خواہ چھپر کیونکہ غصہ والے کو غصہ سے مارنا گویا غصہ سے غصہ کی لڑائی ہے۔ ایڈیٹر کا نوٹ:- کس قدر بڑے درجہ کی زہر ملی اور نہایت خوفناک تعلیم اب اگر برٹش جیسی عظیم الشان طاقتور گورنمنٹ کی اس ملک میں حکومت نہ ہو تو کوئی نوجوب کی بات نہیں کہ کتنے ہی آریہ اس پر لے درجہ کی زہر ملی تعلیم سے متاثر ہو کر اور غیر مذہب لوگوں کی نسبت دشت جو نیکا فتویٰ دیکر ان سب کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے کڑے ہو جائیں۔ اور سارے ملک میں کھرام مجاویں۔ اس نظارہ کو خیال میں لانے سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور! مذہب کے نام سے جہاں پھیلا والی یہ کیسی خوفناک تعلیم ہے۔ (جانی آئینہ)

صوبہ مدراس عیسائی ہوا چلا جا رہا ہے

KHILAFAT LIBRARY

اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو آج سے پانچ سال پہلے ہمارے بعض دوستوں کو احاطہ مدراس میں اشاعت اسلام کا خیال پیدا ہوا تھا۔ مگر وہ خیال خیال ہی تک محدود رہا۔ اور اس علاقہ میں عیسائیوں نے جا بجا پامارا۔ اور عیسائیوں کی کامیابی دیکھ کر آریہ سماج بھی اپنا رخ اس طرف پھیرنے کی فکر میں ہے چنانچہ ۲۴ مئی کے مسافر اگرچہ میں اس پر ایک زبردست لیڈر شائع ہوا ہے۔ مگر اس موقع پر بھی ہم بدستور مٹہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ یہاں تیز کام نے محل کو جھٹلایا ہم محو نالہ ہر سس کارواں سے

صوبہ مدراس میں اشاعت عیسائیت کے متعلق نور نشا کے ایک نامہ نگار نے طویل مکرر چھوایا ہے۔ اس میں جہاں وہ احاطہ مدراس میں عیسائیت کی درجست اشاعت کے متعلق طائیت کا اظہار کرتا ہے۔ وہاں وہ عیسائی برادری میں باہمی فتنہ پات کی قیود کا سخت شکی ہے۔ اس ذاتی تفریق کو سنا اسلام کے اور کوئی حیا صحت اور جسم نہیں کر سکتا۔ اگر اپنے دل میں دین کے لئے درد اور قلق رکھنے والے مسلمان احاطہ مدراس کی طرف توجہ کریں تو خدا کے فضل سے بہت سی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن اس لئے کہ ہمارے احساس اس امر کا موازنہ کر سکیں کہ ہمیں کس قدر جلدی احاطہ مدراس میں کام کر لینی ضرورت ہے۔ یہی مشنری کام ہر نور نشا سے لے کر درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (۱) میٹرو

بمبئی پریزیڈنسی میں دورہ کرنے کے بعد یکم جنوری سال رواں کو میں مدراس پہنچا۔ یہاں دو ہفتے تک خدمت کے شہر چنا پولی۔ مدورا۔ تناولی۔ ٹراونکور۔ کوچین اور ملابار وغیرہ جنوبی ہند کے بہت سے شہروں میں دورہ کیا اور خدا کے فضل سے جو کچھ خدمت سیکھوں اور غیریچوں۔ سکولوں اور کالجوں میں نکالنا آسکا نتیجہ اب دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اس کے علاوہ جو اور بہت سی باتیں عیسائی دین کی ترقی کی دیکھنے میں آئیں۔ وہ بہت دلچسپ اور خدمت افزا ہیں ان میں سے چند ایک کا مختصر طور پر ذکر کر دوں گا۔ یہاں بہت سی کلیسیاں اپنے پادری پر کھڑی بلکہ دوسروں کی مدد کرتی ہیں۔ مثلاً تناولی ضلع کے عیسائی ڈورنگل کے بشپ عزرا یاہ اور دیگر کارندوں کی مدد کرتے ہیں انہوں

نے ایک انجمن بنام انڈین مشنری سوسائٹی قائم کی ہے اور اس کے پریزیڈنٹ مسٹر ایس۔ آپا سوامی ہیں جو سرکاری وکیل اور بڑے سرگرم سچے ہیں۔ خدا نے ان کو جیسی دولت دی ہے۔ ویسا ہی دل بھی دیا ہے یہ بڑی بھاری مدد کر رہے ہیں۔ اور تن۔ من۔ دہن سے خداوند کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اس طرف کے عیسائی اعلیٰ رتبوں اور عہدوں پر سرفراز ہیں مگر پائین اور پوشاک بالکل سادہ بڑے بڑے رئیس و کبیل پر بھی جاگیر دار بالکل سادہ طور سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ امیر و غریب بجاتے پلیٹ وغیرہ کے استعمال کے بتوں پر کھانا کھاتے ہیں۔ اور قریباً سب دینی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ اس طرف ایک عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ ہندوستانی عیسائی جو کہ ہر طرح سے آزاد اور آسودہ حال ہیں خدمت کرتے ہیں۔ اور مشنری ان کے مددگار ہیں۔ مگر ہندوستان کے دوسرے حصوں میں بالکل ایسی برعکس ہے۔ کہ مشنری دینی خدمت کرتے۔ اور ہندوستانی صرف مددگار یا مشنری ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ کل ہندوستان میں جنرلی سیمین کی روح آجادی۔ تب ہم جلد ہندوستان کو خداوند کے لئے فتح کریں گے۔ مدراس کی سٹیلنگوں پر خدا نے خاص برکت نازل کی۔

کئی ایک ہندو جوان بھی پستہ پانے کے لئے سیرے پاس آتے۔ مگر میرا کام پستہ دینا نہیں۔ صرف انجیل سناتا ہے اس لئے ان کو مشنری و دیگر پادری صاحبان کے سپرد کر دیا اور ہندو عورتوں کیلئے بھی بڑی کامیابی کیساتھ اور بابرکت میٹنگیں ہوئیں۔ میں حیران تھا۔ جب آخری دن ایک برہمن تعلیم یافتہ عورت نے پانچو عورتوں کے سامنے مسیح کا اقرار کیا۔ اور انگریزی میں میرے لئے ایک لایڈرس بن گیا۔ اور ان خدمات میں بڑا حصہ ہندوستانی عیسائی بہنوں کا تھا۔ جو کہ کلیسیا کے قابل لیڈر ہیں۔ سارے جنوبی ہند میں جا بجا ان لیڈروں نے میٹنگوں کا انتظام کیا۔ جن میں مشنری صاحبان کا کچھ بھی دخل نہ تھا۔ البتہ انہوں نے بذریعہ دعا مدد کی۔ اس طرف لاکھوں سچے ہیں۔ اور جو بہت اور عیسائی روح میں نے ان لوگوں میں پائی۔ آج تک ہندوستان میں کہیں دیکھنے میں نہیں آئی۔

ٹناولی ضلع میں قریباً تیس سچے گاؤں ہیں۔ ناصرت اور یروشلم وغیرہ کئی ایک گاؤں میں صرف عیسائی آباد ہیں۔ اور ایک بھی غیر عیسائی دیکھنے میں نہیں آتا۔ ایک بڑے گاؤں بنام کلیم میں قریباً دس ہزار عیسائی ہیں۔ جہرہ دیکھو عیسائی اور گرجے صلیب کے چہندے نظر آتے ہیں۔ پالم گونا میں اندھے

لوگوں اور بہروں کے لئے بھی بڑے بڑے سکول ہیں۔ بڑے عجیب طریقہ سے ان کو تعلیم دیا جاتی ہے۔ اور بھی بہت سے مختلف طریقوں سے اور بڑی اچھی طرح سے جنوب میں خداوند کی خدمت ہو رہی ہے۔ عورتوں کے درمیان بھی بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ شور کاشی میں ایک بہن بنام لچھی سے ملاقات ہوئی جو بڑی دلہندہ اور خداوند کی خدمت تن من دہن سے کمرہا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس کا خداوند ہندو ہے اور وہ اپنے گھرانے کے ساتھ ہندو ہی کے درمیان رہتی ہے بڑی باہمت اور دلیرانہ طبیعت کی عورت ہے۔ اس کا خداوند اور لوگ اس کو ستاتے ہیں۔ مگر وہ ان کے لئے دعا خیر کرتی ہے۔ اور اپنی تعلیم اور اثر سے قریب چالیس ہندو عورتوں کو مسیح کے پاس لا چکی ہے۔ یہ ہے قابل نمونہ بہن نہ صرف بہنوں کے لئے بلکہ بھائیوں کے لئے بھی ایک زندہ نمونہ ہے۔ ایک اور لڑکی اس جگہ سچی ہوئی جس کی عمر صرف ۱۵ برس کی تھی۔ اور اس کے پرستہ دار اس کی جان کے خواہاں تھے۔ اس کے خداوند نے اس کو بہت دغا دیا لیکن آخر کار۔ یہ بہادر لڑکی اپنے صبر اور دعاویہ زندگی سے شیطان پر غالب آئی۔ اور اس کا خداوند ایک سچا سچی اور خداوند کا وفادار خادم ہے۔ اس طرف سچی لیڈروں اور اعلیٰ یافتہ ہواؤں میں خدمت کے لئے ایک عجیب تحریک اور جوش پیدا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایک عرصہ تک کل یعنی ایک ایسا مدرسہ علم الہی جاری کیا جاوے جس میں جوان تربیت پاک ہندوستان میں جا کے بطور سادہ مو یا سنیا سسی کے انجیل کی مشاوری کریں اور مدراس کی کرسٹو سلج کی طرف سے شمالی ایشیائی کے لئے یہ بیغام ہے۔ کہ ہندوستان کو مسیح کے لئے فتح کرنے کے لئے سچے سنیا سسی اور بہادر سپاہی پیدا کرو جو اس تجارت و ریش کے میدان میں نکل کر شیطان کو شکست دیں۔ اور ہر چار سو سچے کی جے کا بھندہ اقامت کریں۔

چند برس ہوئے کہ ایک گاؤں میں ایک سچہ دیکھ کر بہت سے لوگ سچی ہو گئے وہ یہ کہ ایک روز بہت سی لڑکیاں آئیں اور زمینداروں کی فصل کھا گئیں۔ مگر سچی زمینداروں کے کھیتوں کو چھو اتک نہیں دیں۔ ان سے لوگوں کے دلوں پر بڑا اثر ہوا۔ اور وہ سچی ہو گئے یہاں تک میں نے دکن کے سیمینوں کی تحریف کی لیکن اب ایک نقص بھی بتانا چاہتا ہوں تاکہ آپ ان کیلئے دعا کریں۔ کہ وہ اسکو دور کر کے اور سچی کرنا وہ خداوند کا جلال ظاہر کریں۔ یہ نقص ذات پات کا ہے۔ بعض لوگ جو بڑی اونچی ذات سے سچی ہو گئے ہیں اب تک انہیں سچا

قرآن شریف	ترجمہ قرآن شریف	گورو گرنتھ صاحب	ترجمہ گورو گرنتھ صاحب
فِيهِمْ أَجْرُهُمْ وَلَهُمَا أَجْرَانِ وَلَهُمَا أَجْرَانِ	پس پورا کیا جاوے گا انکو اجر ان کا واسطے ہمارے عمل ہمارے واسطے تمہارے عمل تمہارے	کرمی کرمی ہوئے وہ بیکار سچا آپ سچا دربار	بارگاہ الہی میں عملوں کے ادھر وہ بیکار ہوتی ہے وہ مالک خود سچا ہی اور اسکا دربار بھی سچا ہے
الَّذِينَ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَوْا فِي الْعِلْمِ مِنَ الصَّلٰتِ وَ هُوَ مِنْ فَلَاحِ الْفَرَانِ لَسَعِيهِ وَ إِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ط	زنگار اور تخت کے براہان ہے۔ پس جو کوئی اچھے کام کرے گا۔ اور وہ دہر ماتا ہو گا۔ پس اسکی کوشش راگدان نہیں اور تحقیق واسطے اس کے لکھنے والے ہیں۔	سچ گھنڈوں کے زنگار جنہیں نام دھیا یا کرتے مشقت کھال	سچ گھنڈوں کے زنگار و سدا ہے۔ اور خوب محنت یعنی ریاضت کرتے
وَأَمَّا الَّذِينَ ابْضُتَتْ وَجُوهُهُمْ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهِ مُخَذَّذُونَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ السَّمِيعِ الْمُبِينِ	اور وہ آدمی جنکے منہ روشن ہوں گے رحمت الہی ہونگے۔ اس میں ہمیشہ رہینگے۔ مالک سر عیب سے پاک سلامت اسن رکھنے والا۔	نانک تے مکھ لوجلے کیتی چھٹے نال صاحب میرا نیت نواں	دنیا سے گئے۔ مکھڑے ان کے نورانی ہونگے اور کہتے ہی ان کیساتھ خلاعی پا جاونگے وہ میرا مالک نیت نواں نروا ہے
رَبِّ الْعَالَمِينَ ط الرَّحْمٰنِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	پالنے والا تمام جہانوں کا نہایت مہربان خدا ایک ہے۔ نہیں کوئی خدا سوا تیرے	سدا سدا داتا دیال سرنگ سا چا ایک ہے دو جانا ہیں کوئے	اور ہمیشہ ہی ہمیشہ ذات (یعنی روزی) کرنا والا ہے نہایت مہربان سب کے سچ ایک سا چا پر مشر ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔
يَحْنُ اقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ط بَلْ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط	ہم ہیں بہت قریب طرف اس کی رنگ سے بلکہ واسطے اس کے وہ چیز جو چچ آسمانوں اور زمین کے۔	شہوہ نیڑے دھن کیلئے باہر کیا دھونڈے جل جل ہی ال بھڑ پور لینا	(یہ بادی ہوتی ہے) مالک پتی نزدیک ہے باہر کیا دھونڈے رہی ہے۔ آپ جل جل زمین اور آسمان میں بہر پور ہو۔
اللَّهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا يَمُوتُ يُوجِزُ الْفَضْلَ فِي السَّلٰ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ط مَوْلَاهُمْ الْحَقُّ إِنَّهُ يَبْدُ الْمَخْلُوقِ ط	خدا ہی نور ہے آسمانوں اور زمین کی سب شہاد نہیں مرنے والے۔ داخل کرتا ہے دنگو بیچ رات کے وہ ہر ایک شے کے جاننے والا ہے۔ مولا ان کا حق۔ تحقیق خلقت کا وہی پیدا کرتے والا ہے۔	گھٹ گھٹ جوت تمہاری نہ اوہ مرنے نہ ہووے سوگ جن دن کر کے کیتی رات جو سب سے کا جاتوی تو کرتا سچا رہیندا	ہر گھٹ میں آپ کے نور کا پرکاش ہے۔ وہ پر مشر کہیں نہیں کرتا۔ اور نہ ہی کہیں اسکے نام ہو تا ہو جس نے دن کے بعد رات بنائی۔ وہ سب شے کے جاننے والا ہے۔ تو پیدا کرتے والا سچا میرا مالک ہیں۔
إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ط كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ط لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ ط يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ط الْحَيُّ صَوَاطِئُ سَتَقِيمُ ط لَفَنُ حَمِيدٌ فِي كِتَابِ	ہر حکم واسطے اللہ کے ہے سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں خدا کی ہیں تحقیق سب جانتے ہیں نماز افس کی ہدایت کرتا جس کو چاہے۔ طرف راستے سید ہے کے۔ بے پرواہ تعریف کیا گیا۔ سب اسکی لوح محفوظ میں ہے۔	جو توں بہاوتے سوئی تھیں جو توں دیہ سوئی ہوں پانی سب تیری توں سمجھیں دھیا یا جسنوں گریا کریں۔ تن نام رتن پایا توں دربار سب تجھ ہی	جو جو بھلو بھاوے وہی ہوتا ہے۔ جو تھیں دو گے وہی بھلو کو حاصل ہو گیا۔ سب تیری سرشتی ہے اور تمام نے تیرے نام کا ورد کیا ہے۔ جس پر آپ مہربانی کرتے ہو۔ وہی نام رتن پاتا ہے۔ آپ سمندر کی طرح ہو سب کچھ تجھ ہی میں ہے۔
تَسْبِيحٌ ط لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ يَمْدَحُ اللَّهَ فَمَوْلَاهُ عِلْمُ آدَمَ الْأَسْمَاءِ كُلِّهَا هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ عَلِمْنَا مَنْ لَدُنَّا عِلْمًا أَنَّهُ عَلِيمٌ بِنَاتِ الصُّدُورِ ط	تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ جس کو ہدایت کی اللہ نے پس وہ ہدایت پائی اور آدم علیہ السلام کو نام کل کے سکھائے وہی سب سے اول اور آخر ہے۔ سکھایا ہم نے نزدیک اپنے سے علم تحقیق وہ جانتا ہے بھید سینوں کے	تجھ ہی دو جا کوئی ناہ جسنوں توں جانائے سوئی جن جانے آوانت ایچے اوتارا سوئی گورو سمجھتے ہمارا گھٹ گھٹ کے انتر کی جانت	آپ کے بغیر دوسرا کوئی خدا نہیں ہے۔ جس کو آپ ہدایت کرتے ہو۔ وہی ہدایت پا جاتا ہے۔ وہ آواہانت ایک ہی اوتار ہے۔ وہی ہمارا گورو ہے۔ ہر ذی نفس کے بھیدوں سے واقف ہی